



مطلوب عمومی

نام محمد الیاس

سیریل نمبر 24656

پتہ

تاریخ 2/19/2015

موضوع قرآءة عند القبر بعد التذفين

رابطہ نمبر

کاتب سہیل

ای میل

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

و بعد

میں ایک عرصہ سے سعودی عرب میں مقیم ہوں قرآن کریم کی تدریس کے سلسلے سے وابستہ ہوں بچپن سے ہم نے اپنے بڑوں کو دیکھا کہ وہ میت کو دفن کرنے کے بعد سرہانے کی طرف کھڑے ہو کر سورۃ البقرۃ کی ابتدائی آیات اور قبر کے پیروں کی طرف کھڑے ہو کر سورۃ البقرۃ کی آخری آیات کی تلاوت کا اہتمام کرتے اور اس کے بعد دعاء کرواتے ایک عرصہ سے ہم بھی اسی پر عمل پیرا ہیں گزشتہ دنوں میرے سر کا انتقال ہوا ان کی تدفین کے وقت میرے بیٹوں اور بھائی نے مذکورہ بالا عمل کیا جس پر مرحوم کے بیٹوں نے دلیل طلب کی جو ہمیں نہیں مل سکی یہاں کے علماء کے فتاویٰ دیکھے تو معلوم ہوا کہ ان کے خیال میں یہ عمل بدعت ہے اور اس کی کوئی اصل نہیں سوائے دعا کے اور کچھ جائز نہیں ازراہ کرم قرآن و سنت کی روشنی میں رہنمائی فرمائیں

والسلام

الجواب حامدًا ومصليًا

میت کو دفن کرنے کے بعد سرہانے کھڑے ہو کر سورہ بقرہ کا پہلا رکوع اور پاؤں کی سورہ بقرہ کا آخری رکوع پڑھنا مستحب عمل ہے جو کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جیسے جلیل القدر صحابی کے عمل سے ثابت اور سلف صالحین سے متواتر ہے اسکو بدعت کہنا درست نہیں بلا تحقیق اس قسم کی باتیں کرنے سے احتراز لازم ہے۔

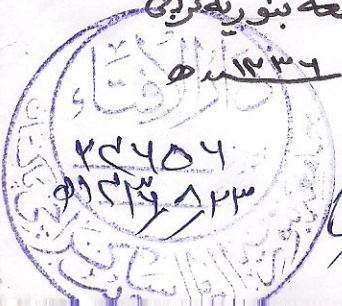
في مشكوة المصابيح: عن عبد الله بن عمر قال سمعت

النبي صلى الله عليه وسلم يقول إذا مات أحدكم فلا تحسوه و اسرعوا به إلى قبره وليقرأ أحد رأسه فاتحة البقرة وخذرجليه بخاتمة البقرة رواه البيهقي في شعب الایمان وقال الصحيح أنه موقوف (ج ۱ ص ۱۲۹) - واللہ اعلم

محمد سہیل عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی

۱۹ شعبان ۱۴۳۶ھ



۱۱/۱۱/۱۵

